احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

منگل
۸۔ نومبر ۱۹۹۴ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۵۰ منگل۔ ۳ جمادی الثانی۔ ۱۴۱۵ھ ‘ ۸۔ نبوت ۷۳ ۱۳ ہش ‘ ۸۔ نومبر ۱۹۹۴ء

عجز کی راہیں سب سے اچھی راہیں ہیں

عجز کا مقام سب سے اچھا مقام ہے عجز کی راہیں سب سے اچھی راہیں ہیں۔ پس نصیحت کرنے والا اگر آپ کی نظر میں ان خوبیوں سے عاری ہو جو وہ آپ میں دیکھنا چاہتا ہے تب بھی شکریہ کے ساتھ ان باتوں کو قبول کریں کیونکہ اس نے باتیں اچھی کہی ہیں جو آپ کے فائدے کی ہیں۔ اور اس بات کے وہم کو دل سے نکال دیں کہ نصیحت کرنے والا خود اپنے آپ کو نصیحت نہیں کرتا۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

تم نمازوں کو سنوارو خدا تعالیٰ کے احکام کو اس کے فرمودہ کے بموجب کرو۔ اس کی نواہی سے بچے رہو اس کے ذکر اور یاد میں لگے رہو دعا کا سلسلہ ہر وقت جاری رکھو اپنی نماز میں جہاں جہاں رکوع و سجود میں دعا کا موقعہ ہے دعا کرو اور غفلت کی نماز کو ترک کر دو۔ رسمی نماز کچھ ثمرات مترتب نہیں لاتی اور نہ وہ قبولیت کے لائق ہے۔ نماز وہی ہے کہ کھڑے ہونے سے سلام پھیرنے کے وقت تک پورے خشوع خضوع اور حضور قلب سے ادا کی جاوے اور عاجزی اور فروتنی اور انکساری اور گریہ و زاری سے اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس طرح سے ادا کی جاوے کہ گویا اس کو دیکھ رہے ہو۔ اگر ایسا نہ ہو سکے تو کم از کم یہ تو ہو کہ وہی تم کو دیکھ رہا ہے۔ اس طرح کمال ادب اور محبت اور خوف سے بھری ہوئی نماز ادا کرو۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۱۷۶-۱۷۷)

متقی بنو اور اللہ کا خوف کرو۔ تمہارے اعمال میں تکبر کذب اور دوسرے کو ایذا نہ ہو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

انسان کی زبان بھی ایک عجیب چیز ہے۔ جو گاہے (صاحبِ ایمان) اور گاہے کافر بنا دیتی ہے۔ معتبر بھی بنا دیتی ہے۔ اور بے اعتبار بھی کر دیتی ہے۔ اس لئے مولیٰ کریم فرماتا ہے کہ اپنے قول کو مضبوطی سے نکالو۔ خصوصاً نکاحوں کے معاملہ میں اس کا فائدہ ہوتا ہے۔ یصلح لکم۔ تاکہ تمہارے سارے کام اصلاح پذیر ہو جاویں۔

صدہا لوگ ان معاملات نکاح میں تقویٰ اور خدا ترسی سے کام نہیں لیتے۔ اور الٰہی حکم کی قدر و عظمت ان کو مد نظر نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ اس تراش خراش میں رہتے ہیں۔ کہ یہ مقابلہ ہو یا شہوات کو مقدم کرتے ہیں۔ لیکن جب تقویٰ ہو و اعمال کی اصلاح کا ذمہ دار اللہ تعالیٰ ہو جاتا ہے۔ اور اگر نافرمانی ہو تو وہ معاف کر دیتا ہے۔

بات یہ ہے جو اللہ رسول کا مطیع ہوتا ہے۔ وہ بڑا کامیاب۔ اس لئے یہ بات ہر ایک کو مد نظر رکھنی چاہئے۔ فرمایا (اے ایمان والو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور چاہے کہ ہر نفس دیکھے کہ اس نے کل کے لئے کیا بھیجا ہے) پھر تقویٰ کی تاکید اس تیسری آیت میں ہے۔ کہ تقویٰ اللہ اختیار کرو۔ اور ہر ایک جی کو چاہئے کہ بڑی وجہ سے دیکھ لے کہ کل کے لئے کیا کیا۔ جو کام ہم کرتے ہیں۔ ان کے نتائج ہماری مقدرت سے باہر چلے جاتے ہیں۔ اس لئے جو کام اللہ کے لئے نہ ہو گا۔ تو وہ سخت نقصان کا باعث ہو گا۔ لیکن جو اللہ کے لئے ہے وہ ہمہ قدرت اور غیب دان خدا جو ہر قسم کی طاقت اور قدرت رکھتا ہے۔ اس کو مفید اور مثمر ثمرات حسنہ بنا دیتا ہے۔ غرض مختصر یہ ہے کہ متقی بنو۔ اور اللہ کا خوف کرو۔ تمہارے اعمال میں تکبر کذب اور دوسرے کو ایذا نہ ہو۔ ان شرائط کی پوری پابندی کرو جو بیعت کے لئے بیان کی گئی ہیں۔ اور پھر کثرت سے درود شریف پڑھا کرو۔ اور (بخشش طلب) کرتے رہو۔ اور لاحول پڑھ کر دوسری قوموں کے لئے نمونہ بنو۔

(از خطبہ ۱۳ ستمبر ۱۹۰۲ء)

تحریک جدید کے سال ۶۱ کا اعلان

○ بفضل خدا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے بیت الفضل لندن سے ۴۔ نومبر کو خطبہ جمعہ کے ذریعہ تحریک جدید کے اکسٹھویں سال کے افتتاح کا اعلان فرما دیا ہے۔ جملہ پاکستانی جماعتیں سال نو کے لئے اپنی قربانیوں کے وعدے اولین موقع پر دفتر ہذا کے توسط سے اپنے محبوب امام کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے ایک ارشاد کی روشنی میں عہدیداران جماعت کوشش فرمائیں کہ جملہ افراد جماعت کے وعدے ۳۱۔ دسمبر ۱۹۹۴ء تک دفتر ہذا میں پہنچا دیئے جائیں۔ نیز یہ کہ وعدہ جات معیاری ہوں۔ اور گزشتہ سال سے بہرحال نمایاں اضافہ کے ساتھ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جائے۔ تحریک جدید کی وسعت پذیر ذمہ داریوں کا یہی تقاضا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری مقبول احمد صاحب کاہلوں حال نواب شاہ سندھ مورخہ ۵۔ نومبر ۹۴ء کو شام ساڑھے پانچ بجے راولپنڈی میں وفات پا گئے۔ آپ مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد وکیل مال ثانی کے بہنوئی تھے۔ اگلے روز بعد عصر بیت المبارک میں مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے جنازہ پڑھایا جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شمولیت کی۔ قطعہ نمبر ۱ عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے ہی دعا کروائی۔ احباب سے ان کی بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

○ محترمہ ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمود احمد صاحب نسیم محمود آباد اسٹیٹ سندھ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں اور مورخہ ۹-۱۱-۹۴ کو میجر اپریشن تجویز کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ شفا بخشے

۸- نبوت- ۱۳۷۳ ھش ۸- نومبر ۱۹۹۴ء

باختیار - یا بے اختیار

انسان کی نیت اس کا ارادہ اور اس کا عزم دیکھا جائے تو یہ خیال آتا ہے کہ وہ بااختیار ہے جو چاہے کر سکتا ہے۔ جس طرف چاہے جا سکتا ہے اگر اس کے دل میں یہ خیال آئے کہ مجھے دائیں طرف جانا چاہئے تو پھر دائیں طرف چل پڑتا ہے۔ اور خیال آئے کہ بائیں طرف جانا چاہئے تو بائیں طرف چل پڑتا ہے اگر وہ یہ ارادہ کر لے کہ اسے کہیں بھی نہیں جانا۔ ایک ہی جگہ کھڑے رہنا ہے تو وہ یہ بھی کر سکتا ہے۔ ان باتوں کو دیکھ کر یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ انسان بااختیار ہے اور عام طور پر اس کو حوصلہ دلانے کے لئے اور اس کی ہمت بڑھانے کے لئے کہا بھی یہی جاتا ہے کہ تم کیا نہیں کر سکتے۔ سب کچھ کر سکتے ہو بلکہ ایک فقرہ جو عام طور پر دہرایا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ جو کچھ کسی دوسرے نے کیا ہے وہ ہم بھی کر سکتے ہیں۔

یہ ساری باتیں اس بات کی غماز ہیں کہ ہمارے دل میں یہ خیال ہے کہ ہم بااختیار ہیں۔ لیکن اگر اس کی اگلی منزل کی طرف بھی غور کیا جائے تو معلوم یہ ہوتا ہے بلکہ اس بات پر یقین پیدا ہو جاتا ہے کہ انسان بے اختیار ہے۔ اس نے دائیں طرف جانا چاہا' چلنا شروع کر دیا۔ یہ تو اس کے اختیار میں تھا لیکن راستے میں گڑھا ہے۔ راستے میں کانٹے ہیں۔ راستے میں دیواریں ہیں اور وہ منزل مقصود پر نہیں پہنچا۔ صرف چل پڑنا تو بااختیار ہونے کی دلیل نہیں۔ اسے منزل پر پہنچنا چاہئے تھا۔ جو کچھ وہ کرنا چاہتا تھا۔ اس کی تکمیل کر لیتا تو ہم کہتے کہ واقعی اس معاملے میں وہ بااختیار ہے۔ لیکن ایسا ہوتا نہیں۔ ہم نیت باندھتے ہیں ٹوٹ جاتی ہے۔ ارادہ کرتے ہیں کمزور پڑ جاتا ہے۔ ہم عزم کرتے ہیں پورا نہیں ہوتا۔ یہ ساری باتیں ہمیں بتاتی ہیں کہ باوجود اس کے کہ ایک پہلو سے ہم بااختیار نظر آتے ہیں' دوسرے پہلو سے بے اختیار ہیں۔ اسی بات کو اگر اصلاح نفس کے لئے دیکھا جائے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ انسان جب یوں سمجھتا ہے کہ اس میں کچھ خامی ہے تو وہ اپنے لئے کوئی نہ کوئی بات تجویز کرتا ہے۔ کوئی تدبیر کرتا ہے کہ اس خامی کو دور کیا جائے اور اس کی اصلاح نفس ہو جائے۔ یہاں تک تو وہ بااختیار ہے۔ وہ چاہے تو تجویز بھی کر سکتا ہے۔ تدبیر بھی کر سکتا ہے اس تجویز اور اس تدبیر پر عمل کرنے کی بھی کوشش کر سکتا ہے۔ لیکن اس کا نتیجہ کیا نکلے گا یہ اس کے ہاتھ میں نہیں ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ یہ بات خدا کے فضل پر منحصر ہے اور خدا کا فضل آسمانوں سے آتا ہے۔ یعنی خدا اپنی ذات سے یہ فضل عطا کرتا ہے۔ اگر یہ فضل عطا نہ ہو تو تجویز ہونے کے باوجود' تدبیر کئے جانے کے باوجود' نتیجہ کچھ بھی نہیں نکلے گا۔ اصلاح نفس ہی ایک ایسی چیز ہے جس کا سارا دارومدار خدا تعالیٰ کی ذات پر ہے۔ انسان تجویز کرتا ہے۔ تدبیر کرتا ہے۔ ناکام ہو جاتا ہے۔ اور بعض اوقات وہ تجویز بھی نہیں کرتا کوئی تدبیر بھی نہیں کرتا اور کامیاب ہو جاتا ہے۔ تو گویا کہ یہ سب کچھ اسے خدا تعالیٰ سے ملتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ تجویز کرے اور تجویز درست نہ ہو' وہ تدبیر کرے اور تدبیر الٹی ہو۔ یہاں بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ دراصل خدا تعالیٰ کا فضل نہ ہو تو انسان کچھ بھی نہیں کر سکتا یعنی اس کی تجویز بھی بے کار' اور اس کی تدبیر بھی بے کار اور خدا تعالیٰ کا فضل شامل حال ہو تو تجویز بھی سیدھی اور تدبیر بھی بہتر اور نتیجہ اس کے حق میں نکلتا ہے۔ پس یہ بات نہایت ضروری ہے کہ جب ہم تجویز کریں اور تدبیر کریں اور یہ عزم باندھیں کہ ہم نے یہ کرنا ہے' وہ حاصل کر لینا ہے تو خدا تعالیٰ کی طرف دیکھیں۔ خدا تعالیٰ سے مدد مانگیں۔ اور سب سے پہلی بات تو یہ کہ ہماری تجویز اور ہماری تدبیر درست سمت میں ہو اور پھر اس سمت میں ہمیں چلنے کی توفیق ملے اور ہم چلتے چلتے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس منزل کو پالیں جس کے لئے ہم نے نیت کی تھی۔ جس کے لئے ہم نے کوئی تجویز کی تھی۔ جس کے لئے ہم نے کوئی تدبیر باندھی تھی۔ اور یہ سب کچھ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشاد کے مطابق خدا تعالیٰ سے ملتا ہے۔ گویا کہ ہماری نظر خدا کی طرف رہنی چاہئے ہمیں اس سے ہر کام کے لئے مدد مانگنی چاہئے۔ حتیٰ کہ اس سے مدد مانگنے کے لئے بھی اسی سے مدد مانگنے کی ضرورت ہے۔ اگر ہم اس سے مدد نہ مانگیں تو انسان کے دل میں اس سے مدد مانگنے کا خیال پیدا نہیں ہوگا۔ اور اکثر اوقات یہی دیکھا گیا ہے کہ انسان کے دل میں یہ جذبہ ہی پیدا نہیں ہوتا کہ خدا سے مدد مانگی جائے اور وہ ناکام ہو جاتا ہے لیکن جب اس کے دل میں یہ جذبہ پیدا ہو جاتا ہے جب اللہ تعالیٰ اسے اس بات کی توفیق دیتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے مدد مانگے تو مدد مانگتا بھی ہے اسے مل بھی جاتی ہے اور وہ کامیاب بھی ہو جاتا ہے۔ پس یہ بات نہایت ضروری ہے کہ ہم اصلاح نفس کے لئے جیسا کہ باقی باتوں کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی تجویز اور تدبیر رکھیں بلکہ اسی سے تجویز اور تدبیر مانگیں وہ جو کچھ ہمیں سکھائے وہی کریں۔ ہم اسی سے سیدھے راستے پر چلنے کی دعا کریں۔ سیدھا راستہ ایک ایسی چیز ہے جس میں تجویز بھی شامل ہے اور تدبیر بھی شامل ہے اور پھر اس پر چلنا اور منزل مقصود پر پہنچنا بھی شامل ہے۔ پس ہر حال میں ہماری نظر خدا تعالیٰ کی طرف رہنی چاہئے۔ ہم کام کے شروع کرنے سے' ہر نیت کو باندھنے سے' ہر ارادے اور عزم کے کرنے سے پہلے خدا تعالیٰ پر نظر رکھیں اور اسی سے ہم یہ چیزیں مانگیں۔ جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے یہ خدا تعالیٰ کے فضل ہی کا نتیجہ ہوتا ہے کہ ہماری تجویز بھی درست ہو اور ہماری تدبیر بھی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا کرے۔

اپنی نسلوں کو زمانے بھر میں پھیلا دیجئے
ہر طرف موجود ہوں اور ہر طرف آئیں نظر
سوچئے تو ہے یہی تقدیرِ اقوام جہاں
ہے بقائے زندگی کا راز اس میں مستتر

ابوالاقبال

قطعات

کسی شخص کا کردار دیکھ کر' معذرت کے ساتھ

اپنے محسن کو' جو نہ پہچانے
اُس کی پہچان' کہہ نہیں سکتے
وُہ تو حیوان سے بھی بدتر ہے
اُس کو انسان کہہ نہیں سکتے

رُموزِ عشق سے واقف نہیں تُو
فقط حرص و ہوس ہے اور تُو ہے
تری آنکھیں ہیں محروم تماشا
حصارِ خار و خَس ہے اور تُو ہے

حُصولِ مال و زر تیری تگ و دو
تری دُنیا نہ مجھ کو راس آئی
مرا دل دولتِ تسکیں سے لبریز
ترے ہاتھوں میں کشکولِ گدائی

ڈاکٹر محمود الحسن

یاددہانی رپورٹ کارروائی یوم تحریک جدید

○ مجلس مشاورت ۱۹۹۱ء کا فیصلہ کہ

"وکالت دیوان چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات کے لئے سال میں کم از کم دو مرتبہ یوم تحریک جدید منانے کا اہتمام کرے"۔

اس کی تعمیل میں امراء و صدر صاحبان کو "یوم تحریک جدید" منانے کی تحریک کی تھی اور اس کی کارروائی کی رپورٹ بھجوانے کی درخواست بھی کی گئی تھی۔

آپ سے درخواست ہے کہ براہ کرم "جلسہ یوم تحریک جدید" کی رپورٹیں جلد ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔ اگر کسی وجہ سے کسی جگہ ۲۸- اکتوبر کو یوم تحریک جدید نہیں منایا جا سکا تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو جلسہ "یوم تحریک جدید" منا کر رپورٹ ارسال فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

آج محض زبانی لاف و گزاف سے تم پار نہیں ہو سکتے۔ ایسی حالت بناؤ اور ایسی تبدیلی اپنے اندر پیدا کرو اور ایسے تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو کہ وہ رحیم و کریم خوش ہو جائے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت دو روپیہ

محمد صدیق گورداسپوری

محترم حکیم خورشید احمد صاحب / محترم سید جواد علی صاحب

ربوہ میں دو بزرگ ہستیوں کی وفات سے دل کو سخت صدمہ ہوا جن کو ربوہ سے جلسہ سالانہ لندن میں شرکت کے لئے چلتے وقت صحت اور خیریت کی حالت میں چھوڑ آیا تھا۔ ایک استاذی المکرم مولانا خورشید احمد صاحب اور دوسرے مکرم سید جواد علی صاحب ہیں۔ یہ دونوں ایک ہی رات یعنی ۱۵۔ اور ۱۶۔ اگست ۱۹۹۴ء کی درمیانی رات انتقال فرماگئے۔

دونوں سے خاکسار کے ایک لمبا عرصہ سے ذاتی تعلقات تھے اور دونوں کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ دونوں جماعت احمدیہ اور امامت کے فدائی اور شیدائی تھے' اور بے لوث خدمات سرانجام دینے والے کارکن تھے۔ استاذی المحترم مولانا خورشید احمد صاحب سے خاکسار کو اس وقت تعارف حاصل ہوا' جب میں جامعہ احمدیہ احمد نگر سے مولوی فاضل کرنے کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ کے ارشاد پر ۱۹۵۰ء میں باقی ساتھیوں کے ساتھ جو وہاں مربی کلاس میں داخل تھے جامعۃ المبشرین میں داخلہ کے لئے ربوہ حاضر ہوا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے بعض شرقی علوم مثلاً تفسیر' فقہ' حدیث اور کلام وغیرہ میں تخصص حاصل کرنے کے لئے جماعت کے بعض علماء کو دیوبند' دہلی اور دیگر دینی مدارس میں بھجوایا تھا جن میں سے ایک محترم مولانا خورشید احمد صاحب بھی تھے۔ آپ کو علوم حدیث میں تخصص کے لئے منتخب کیا گیا چنانچہ آپ نے وہاں بڑے بڑے علماء سے حدیث کی تعلیم حاصل کی اور تھوڑے ہی عرصہ میں اس علم میں خوب دسترس حاصل کر لی۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے جب ربوہ میں جامعۃ المبشرین کے قیام کا فیصلہ فرمایا تو اس میں تدریس کی خدمات انہی علماء کے سپرد ہوئیں۔ جن کو مختلف علوم میں تخصص کروایا گیا تھا۔ یہ کلاس پہلے مکرم وکیل التعلیم صاحب جو ان دنوں مکرم میاں عبدالرحیم صاحب احمد تھے کے دفتر کے سامنے تحریک جدید کے کچے دفاتر میں لگتی تھی جو موجودہ دارالضیافت یا اس سے ملحقہ جگہ میں تعمیر کئے گئے تھے اور پڑھائی چٹائیوں پر بیٹھ کر ہوتی تھی۔ مکرم سید جواد علی صاحب بھی بی۔اے کے بعد انہی دنوں وقف کر کے تشریف لائے اور ہمارے ساتھ سپیشل کلاس میں پڑھائی شروع کی' لہٰذا آپ سے اس وقت سے تعارف اور واقفیت تھی۔ جامعۃ المبشرین بعد میں لنگر خانے میں منتقل ہو گیا جو جلسہ سالانہ کے لئے بیت القمر دارالصدر غربی کے مقام پر تھا گویا جلسہ سالانہ میں یہ لنگر خانہ ہوتا تھا اور باقی سال میں یہی جامعۃ المبشرین کے طور پر استعمال ہوتا۔ خاکسار نے یہاں سے ۱۹۵۲ء میں شاہد کیا اور بیرون پاکستان خدمت دین کے لئے روانہ ہوا۔

مکرم و محترم مولانا خورشید احمد صاحب ہمارے حدیث کے استاد مقرر ہوئے آپ نے جس محنت' لگن اور محبت کے ساتھ یہ مضمون پڑھایا وہ قابل داد ہے یوں محسوس ہوتا تھا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کو علوم حدیث پر خوب عبور حاصل ہے روایت و درایت کے اصول۔ مختلف احادیث میں باہمی تطبیق اور ان کے حل کے طریق۔ اسماء الرجال اور جرح و تعدیل وغیرہ علوم پر گھر سے باقاعدہ نوٹس تیار کر کے لاتے اور طلباء کو لکھواتے' جو اب تک میرے پاس موجود ہیں۔ اور حدیث کے مالہ وما علیہ پر خوب روشنی ڈالتے جس سے حدیث کا مفہوم اچھی طرح سمجھ آجاتا۔ پھر اس سے بڑھ کر میرا تعلق آپ سے اس رنگ میں بھی ہوا کہ شاہد میں جو مقالہ خاکسار کے سپرد ہوا وہ "علوم حدیث" تھا اور محترم مولانا خورشید احمد صاحب میرے نگران مقرر ہوئے' آپ نے قدم قدم پر میری راہنمائی فرمائی مطالعہ کے لئے کتب کا انتخاب فرماتے نوٹس تیار ہونے پر ان کا مطالعہ فرماتے اصلاح فرماتے پھر مقالہ تیار ہونے پر اس کا گہری نظر سے مطالعہ کیا اور مناسب اصلاح فرمائی۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ہماری کلاس چونکہ جامعۃ المبشرین کی پہلی کلاس تھی اور شاہد کا امتحان پاس کرنے والی بھی پہلی کلاس تھی لہٰذا جب ہمیں مقالہ جات تحریر کرنے کے لئے عناوین ملے تو حضرت امام جماعت احمدیہ نے ہر مقالہ نگار اور اس کے نگران کو بلا کر بنفس نفیس ان کی راہنمائی فرمائی چنانچہ مجھے یاد ہے کہ جب خاکسار اور محترم مولانا خورشید احمد صاحب حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے میرے مقالہ کے بعض عنوان خود تجویز فرمائے اور محترم مولوی صاحب کو ہدایت فرمائی کہ اس مضمون کے چھ پہلوؤں روایت' درایت' اسماء الرجال' سند' جرح و تعدیل اور محدثین اور ان کی کتب وغیرہ پر پوری تحقیق ہونی چاہئے چنانچہ خدا تعالیٰ نے محترم مولوی صاحب کی نگرانی میں خاکسار کو علوم حدیث پر ایک جامع مقالہ تحریر کرنے کی توفیق عطا فرمائی اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے۔ خاکسار اکتوبر ۱۹۵۲ء میں خدمت دین کے لئے بیرون پاکستان روانہ ہو گیا اور سیرالیون سے محترم مولوی صاحب سے خط و کتابت جاری رہی۔ چنانچہ وہاں سے میں نے سیرالیون کے بعض مخصوص حالات۔ رسم و رواج سوسائٹیوں اور عادات اور بود و باش کے بارہ میں ایک مفصل خط بے تکلفی میں آپ کی خدمت میں تحریر کیا جس کو آپ نے رسالہ مصباح میں شائع فرما دیا کیونکہ ان دنوں آپ کی پہلی اہلیہ محترمہ امۃ اللہ خورشید صاحب مصباح کی مدیرہ تھیں اور مجھے لکھا کہ میں نے وہ خط اس لئے شائع کر دیا ہے کہ تا لوگوں کو یہ علم ہو کہ ہمارے مربیان بیرون ممالک میں کن حالات اور مشکلات میں کام کر رہے ہیں۔

۱۹۵۶ء میں جب خاکسار چار سال تک خدمت سلسلہ بجالانے کے بعد واپس ربوہ آیا تو ان دنوں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے ارشاد کے مطابق مسند احمد بن حنبل کی تبویب کا کام ہو رہا تھا جس کے نگران استاذی المکرم مولانا ابو العطاء صاحب اور انچارج استاذی المکرم مولانا خورشید احمد صاحب تھے جب میری رخصت ختم ہوئی تو آپ نے حضرت امام جماعت احمدیہ کی اجازت سے خاکسار کو بھی تبویب کے کام کے لئے اپنے ساتھ لگا لیا چنانچہ آپ کی راہنمائی میں باقی مربیان کے ساتھ جرح و تعدیل اور استخراج حدیث کا کام کرنے کی توفیق ملی آپ نے بہت سخت اور جانفشانی کے ساتھ یہ فریضہ سرانجام دیا مگر صحت کی خرابی اور بعض وجوہات کی بنا پر اس کام سے فارغ ہو گئے مگر تبویب کا کام مکرم استاذی المکرم ملک سیف الرحمان صاحب کی نگرانی اور مکرم مولوی محمد احمد صاحب ثاقب کی انچارجی میں پورے جوش اور لگن کے ساتھ جاری رہا اس وقت مکرم مولوی محمد صادق صاحب ساٹری' مکرم شیخ عبدالواحد صاحب' مکرم میر غلام احمد صاحب نسیم' مکرم سید عبدالحی صاحب' مکرم ملک مبارک احمد صاحب وغیرہ بھی خاکسار کے ساتھ کام کرتے تھے چونکہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی طرف سے یہ ہدایت تھی کہ جلسہ سالانہ تک اس کی پہلی جلد ضرور شائع ہونی چاہئے لہٰذا دن رات یہ کام جاری رہتا جون اور جولائی کے سخت گرم موسم میں علاوہ دن کے رات گئے تک ہم اس کام میں مصروف رہتے بالآخر خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۹۵۷ء کے جلسہ سالانہ پر مسند احمد بن حنبل کی تبویب کی پہلی جلد شائع ہو کر مارکیٹ میں آگئی (سب تعریفیں اللہ کو حاصل ہیں)

محترم مولانا خورشید احمد صاحب نے تبویب کے کام سے فراغت کے بعد علم طب کی طرف توجہ کی اور ذاتی مطالعہ سے تھوڑے ہی عرصہ میں اس میں بھی خاصی مہارت پیدا کر لی اور ایک مطب خورشید یونانی دواخانہ کے نام سے قائم کر لیا جس میں خدا تعالیٰ نے غیر معمولی برکت ڈالی۔ آپ کی ذاتی دلچسپی۔ مریضوں سے ہمدردی' توجہ سے علاج پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے شفایابی کی وجہ سے اس دواخانہ کو جلد ہی ہر خاص و عام میں خاصی مقبولیت حاصل ہو گئی۔

آپ نے ساتھ ساتھ سلسلہ کے کام بھی پورے اخلاص اور جاں نثاری کے ساتھ جاری رکھے۔

چنانچہ جب میں ۱۹۸۴ء میں آخری بار سیرالیون سے واپس آیا تو آپ اس وقت صدر عمومی جیسے اہم اور جان جوکھوں میں ڈالنے والے عہدہ پر فائز تھے۔ خاکسار کو کوارٹرز تحریک جدید کا صدر محلہ منتخب کیا گیا تو ایک بار پھر آپ کے ساتھ اور آپ کی نگرانی میں کام کرنے کا موقع مل گیا۔

میں نے دیکھا کہ آپ اپنے دواخانہ کی پروا کئے بغیر سلسلہ کے کاموں میں ہمہ تن مصروف رہتے جماعتی طور پر ان دنوں حالات سخت خراب اور ناساعد تھے بلکہ متواتر ایسے ہی حالات میں آپ کو کام کرنا پڑا مگر آپ نے سب حالات کا بڑی جرأت اور دلیری اور کامل عزم و ہمت کے ساتھ مقابلہ کیا اور جماعتی مفادات کا دفاع کیا اس طرح آپ کامل وفاداری اور جان نثاری کے ساتھ سلسلہ کے کاموں میں مصروف عمل رہنے اور محنت اور احساس ذمہ داری کی طویل داستان اپنے پیچھے چھوڑ کر اپنے مولیٰ حقیقی کے پاس حاضر ہو گئے اللہ تعالیٰ آپ کو جنت میں بلند مقام عطا فرمائے۔

دوسرے میرے نہایت ہی پیارے دوست و ہمسایہ سید جواد علی صاحب تھے جن کی اچانک وفات کی خبر میرے لئے سخت صدمہ کا باعث بنی جیسا کہ میں نے ذکر کیا ان سے بھی مجھے جامعۃ المبشرین کے ابتدائی ایام سے واقفیت اور تعلق تھا پھر آپ امریکہ خدمت کے لئے تشریف لے گئے جہاں آپ کو کئی سال تک خدا تعالیٰ نے نہایت اخلاص' وفاشعاری اور جان نثاری کے ساتھ خدمت دین حق کی توفیق عطا فرمائی پھر کچھ عرصہ آپ نے ڈنمارک میں بھی خدمات سرانجام دینے کی توفیق پائی واپسی پر ایک لمبا عرصہ تک وکالت تبشیر میں مفوضہ امور نہایت محنت اور اخلاص سے سرانجام دیتے رہے۔ آپ کوارٹرز تحریک میں میرے ہمسایہ میں تھے لہٰذا مجھے بہت قریب سے آپ کو دیکھنے اور سمجھنے کا موقع ملا۔ آپ نہایت نرم مزاج' سادہ' تعلق رکھنے والے' خدا رسیدہ' دعاگو' صاف گو اور درویش صفت انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ جنت میں آپ کے درجات بلند فرمائے اور عزیز و اقارب کو صبر و تحمل کے ساتھ یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

اگرچہ ایک وقت میں غالباً پچاس کے دہاکے میں پاکستان سے ہاکی کے کھلاڑی (اگر مجھے ان کا صحیح نام یاد ہے تو) رحمت اللہ صاحب نائیجیریا کی ابادان یونیورسٹی میں ہاکی رائج کرنے کے لئے وہاں بلائے گئے تھے۔ اور کچھ دیر انہوں نے وہاں نوجوانوں کو ہاکی کھلائی بھی۔ لیکن ہاکی نائیجیریا یا مغربی افریقہ کے کسی اور ملک کا قومی کھیل نہ بن سکی۔ ہو سکتا ہے اخراجات یا کوئی اور بات آڑے آئی ہو۔ لیکن اس کوشش کے باوجود کہ وہاں ہاکی رائج کی جائے۔ ہاکی لمبے عرصے تک نہ چلی۔ وہاں دو کھیلیں رائج ہیں اور کہا جا سکتا ہے کہ یہ ہی ان کی قومی کھیلیں ہیں۔ اور یہ دونوں کھیلیں ایسی ہیں کہ غالباً ان پر زیادہ خرچ نہیں اٹھتا۔ ایک باکسنگ اور ایک فٹ بال۔ باکسنگ تو لڑکے ادھر ادھر لڑتے جھگڑتے مکا بازی کرتے ہوئے ایسی سٹیج پر پہنچ جاتے ہیں کہ جہاں انہیں باکسنگ کے لئے رِنگ میسر آجاتا ہے اور پھر وہ باقاعدہ باکسر بن جاتے ہیں۔ ہمارے اپنے ایک احمدیہ سکول کے طالب علم جو بچپن میں سکول سے باہر ایک نکلے پر بچوں سے مکا بازی کیا کرتے تھے ایک وقت میں فیدر ویٹ کے ورلڈ چیمپئن بن گئے ایک عرصے تک وہ اسی طرح ادھر ادھر لڑتے جھگڑتے رہے۔ اور یہ لڑائی جھگڑا بعض اوقات پیار ہی کی صورت میں ہوتا ہے جب دو نوجوانوں کو باکسنگ کا شوق ہو تو وہ جہاں بھی کھڑے ہوں آپس میں ایک دوسرے کو مکا مارنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس طرح آہستہ آہستہ باکسر بن جاتے ہیں شائد اس سے پہلے بھی میں نے اس بچے کا ذکر کیا تھا جو احمدیہ سکول کا طلب علم تھا باہر نکلے پر بچوں سے لڑتا بھڑتا تھا اور اسی طرح آہستہ آہستہ وہ باکسر بن گیا اور عالمی مقابلوں میں فیدر ویٹ عالمی چیمپئن بن گیا۔ اور عالمی چیمپئن شپ کا اعزاز حاصل کر لیا۔ اس کا نام ہوگن کڈ بیسی تھا۔ دوسری کھیل فٹ بال ہے۔ فٹ بال میں بھی غالباً بیس بائیس لڑکوں کے کھیلنے کے لئے ایک ہی فٹ بال درکار ہوتا ہے اور وہ ایک فٹ بال خاص دیر تک چلتا ہے۔ سوائے اس کے کہ وہ کسی ایسے تاجر سے فٹ بال منگوائیں جس کا مال ردی ہو۔

چنانچہ مسلم ٹیچر ٹریننگ کالج جس کے بورڈ کا میں چیئرمین تھا نے فٹ بال منگوائے اور ایک میچ شروع ہوتے ہی پہلی دو چار کِگیں لگانے سے فٹ بال کے پرزے اڑ گئے۔ اس کی ساری سلائی ادھڑ گئی۔ اور دوسرا فٹ بال استعمال کرنا پڑا۔ لیکن اگر فٹ بال اچھے چمڑے کا ہو اس کی سلائی بھی اچھی ہو تو یقیناً ایک ہی فٹ بال کافی دیر تک کام آتا ہے۔ شائد اس لئے یہ ان کی قومی گیم ہے یا شائد اس لئے بھی کہ اس میں بھاگنے دوڑنے کا موقعہ زیادہ ہوتا ہے اور آپ نے دیکھا ہوگا کہ عالمی دوڑوں میں عام طور پر ہمارے یہی سیاہ فام دوست اوپر کی پوزیشن حاصل کرتے ہیں۔ چاہے وہ امریکہ کے سیاہ فام دوست ہوں یا افریقہ کے لیکن عام طور پر وہی اول اور دوئم آتے ہیں۔ بلکہ خواتین کی دوڑ میں بھی دیکھا گیا ہے کہ عام طور پر سیاہ فام خواتین دوسری خواتین سے زیادہ تیز دوڑتی ہیں۔ شائد اس کی وجہ سے بھی فٹ بال کو زیادہ پسند کیا جاتا ہے۔ جتنی دیر فٹ بال کھیلا جاتا ہے۔ کسی شخص کے لئے ایک لمحہ بھی آرام کا میسر نہیں آتا۔ ہوتا تو ہاکی میں بھی ایسا ہی ہے لیکن فٹ بال ساری فیلڈ میں ایک ہوتا ہے اور ہاکیاں غالباً بائیس۔ یا جتنے بھی کھیلنے والے ہوتے ہیں۔ اس لئے فٹ بال کو ترجیح دی جاتی ہے۔ اور اسی ترجیح ہی کی وجہ سے فٹ بال ہی زیادہ کھیلا جاتا ہے۔ ایک دفعہ ایک فٹ بال کا میچ دیکھنے کے لئے گراؤنڈ میں گیلریوں پر ہم بیٹھے تھے۔ میچ کا جوش و خروش دیکھنے والوں میں بھی اس حد تک سرایت کر گیا تھا کہ جو لوگ ہم سے اوپر کی گیلری میں بیٹھے تھے۔ ان میں سے ایک نے وہیں بیٹھے بیٹھے کک لگائی اور میرے ایک ساتھی اوندھے منہ اگلی گیلری پر جا گرے۔ بہر حال فٹ بال ان کا قومی کھیل ہے۔ اور جب فٹ بال کے میچ ہوتے ہیں۔ تو عام طور پر پوسٹر یہ لگائے جاتے ہیں کہ آج تمام سڑکیں فلاں گراؤنڈ کی طرف جاتی ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ تمام لوگوں کو دعوت دی جا رہی ہے کہ میچ دیکھیں۔ یہ تصویر جس کو سامنے رکھ کر میں یہ ساری باتیں کہہ رہا ہوں۔ سیرالیون کی ہے اس میں دو افراد ہیں۔ ایک اس فٹ بال ٹیم کا کیپٹن ہے جس نے بو میں بین المدارس کپ جیتا تھا۔ یہ کپ جیتنا بہت اہم سمجھا جاتا ہے۔ بو میں یہ میچ تھا اور مجھے خوب یاد ہے کہ جب ہم نے یہ کپ جیت لیا تو محترم لطف الرحمان صاحب محمود، صادق محمد صاحب اور کیپٹن جن کا نام ماذولا تھا اور میں ایک گاڑی میں بیٹھ کر گراؤنڈ سے مشن ہاؤس میں آئے۔ راستے میں ہم نے کپ باہر نکالا ہوا تھا یہ بات دکھانے کے لئے کہ ہم نے یہ کپ جیتا ہے لیکن چونکہ خطرہ اس بات کا تھا کہ کہیں لوگ یہ کپ ہمارے ہاتھوں سے چھین نہ لیں اس لئے یہ کپ انہوں نے میرے ہاتھ میں پکڑا دیا کہ آپ کے احترام کی وجہ سے اس کپ پر کوئی ہاتھ نہیں ڈالے گا۔ اس کپتان کی یاد کو تازہ رکھنے کے لئے میں نے اس تصویر کو کاغذی ہے پیرہن میں شامل کیا ہے۔ میں اس نوجوان پر خود بھی فخر کرتا ہوں اور ہمارا بو کا احمدیہ سکول بھی ایک لمبے عرصے تک اس پر فخر کرتا رہا۔ اس کے ساتھ بو کی ٹیم کے انچارج مکرم صادق محمد صاحب ہیں۔ جب یہ ٹیم جیت کر مشن ہاؤس میں پہنچی تو وہاں گئی رات تک وہ اپنی زبان میں فتح کے گیت گاتے رہے۔ یہ گیت کچھ تو پہلے سے تیار شدہ تھے کچھ وقتی طور پر تیار کئے جا رہے تھے مثلاً وہ ان گیتوں میں پرنسپل صاحب کا نام لیتے یعنی بشیر احمد اختر صاحب کا نام اپنی ٹیم کے مینجر انچارج مکرم صادق محمد صاحب کا نام لیتے اور کبھی میرا نام لیتے اور کبھی کپتان کا نام لیتے اور کبھی ٹیم کا ذکر کرتے اور اس طرح وہ اپنی فتح کے گیت خاصی دیر تک گاتے رہے۔ اور اس طرح ہم نے اس کپ کا جیتنا منایا۔ مجھے یقین ہے کہ اگر سیرالیون میں کسی پاکستانی استاد یا مربی نے یہ تحریر پڑھی اور ماذولا کو بتایا کہ کاغذی ہے پیرہن میں تمہارا ابھی ذکر ہے تو وہ یقیناً اس بات سے خوش ہوں گے بات ہے بھی خوشی کی ایک تو موقعہ جیت کا تھا۔ اور دوسرے ان کا ذکر اس اخبار میں یعنی الفضل میں ایک خاص مضامین کی سیریز میں آ گیا۔ یہ تو واقعی ان کے لئے خوش ہونے کا مقام ہے۔ خدا کرے کسی

باقی صفحہ ۷ پر

حمید احمد ظفر

بیتِ مبارک ربوہ کی تعمیر میں جماعت احمدیہ فیصل آباد کا اوّل مقام

۳ اکتوبر ۱۹۴۹ء وہ بابرکت تاریخ تھی جس روز عصر کے بعد متضرعانہ دعاؤں کے ساتھ حضرت امام جماعت ثانی نے اپنے مبارک ہاتھوں سے احمدیت کے نئے مرکز ربوہ میں بیت مبارک کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس مبارک موقعہ پر دنیا کے دوسرے احمدیوں کو شامل کرنے کے لئے یہ اعلان کیا گیا کہ وہ بھی اس روز پاکستان کے وقت کے مطابق ساڑھے پانچ بجے بعد دوپہر اپنی اپنی جگہ دعا میں شریک ہوں۔ حضرت امام جماعت ثانی اس روز اپنے خاندان کے کچھ افراد کے ساتھ جن میں مستورات بھی شامل تھیں لاہور سے ربوہ قریباً ایک بجے بعد از دوپہر پہنچے اور تمام انتظامات کا جائزہ لیا۔

حضرت امام جماعت ثانی نے دعا سے فارغ ہونے کے بعد حاضرین سے خطاب میں فرمایا کہ:-

"چونکہ یہ ایک مرکزی مقام ہے اور ساری دنیا کے لوگوں سے اس کا تعلق ہے اس لئے ساری دنیا کے لوگوں کو ہمیں اس کی تعمیر میں حصہ دینا چاہئے۔ پس میں اس موقعہ پر تمام جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں وہ اپنی اپنی توفیق کے مطابق اس بیت کی تعمیر میں حصہ لیں........ ربوہ کی جماعت کو چاہئے تھا کہ وہ اس میں پہل کرتی مگر غالباً یہاں کے کارکنوں کا ذہن ادھر گیا نہیں لائلپور کی جماعت کا ذہن ادھر گیا اور وہ اپنا چندہ اپنے ساتھ لائی ہے جو ۷۳۳ روپیہ آٹھ آنہ ہے۔ آخر یہ بیت تعمیر ہوگی اور یہ مرکزی بیت ہوگی اس وجہ سے اس میں ساری جماعت کا حصہ بھی چاہئے۔------ جہاں بھی قومی طور پر کسی کام کا سوال ہو زندہ قوم کے زندہ افراد اصرار کیا کرتے ہیں کہ ہمیں اس میں حصہ دیا جائے۔ پس ربوہ کے مخلصین کو چاہئے تھا کہ چاہے وہ غریب تھے اپنے ایمان کے لحاظ سے وہ دوسروں سے پہلے حصہ لیتے۔ بہر حال جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں باہر کی جماعتوں میں سے سب سے پہلے لائلپور کی جماعت نے ۷۳۳ روپیہ آٹھ آنہ اس غرض کے لئے پیش کئے ہیں"۔

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد چہاردھم)

لائلپور (فیصل آباد) کی جماعت کو اللہ تعالیٰ نے یہ اول مقام اس جماعت کے امیر حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی دوربین نگاہ کی وجہ سے عطا کیا۔ حضرت امام جماعت ثانی کی تربیت کے نتیجہ میں ان کو اللہ تعالیٰ نے یہ بصیرت عطا کی تھی کہ وہ امام جماعت کے مزاج کو سمجھ لیتے تھے اور جانتے تھے کہ ان سے کیا مطالبہ کیا جا سکتا ہے اس لئے وہ پہلے سے ہی اس کے لئے تیار ہوتے تھے۔

چنانچہ بیت المبارک ربوہ کے افتتاح کے سے ایک روز پہلے جب ان کو یہ اطلاع ملی تو آپ بیت فضل لائلپور میں مغرب کی نماز کے لئے تشریف لے گئے اور وہاں بیت کے افتتاح میں شرکت کی تحریک کی اور ساتھ ہی تعمیر کے لئے چندہ کی تحریک کی۔ لائلپور کی جماعت اس وقت ایک چھوٹی جماعت تھی لیکن اخلاص اور قربانی کے جذبہ سے بھرپور۔ یہ ۷۳۳ روپے آٹھ آنہ دینے والے احباب غریب اور متوسط طبقہ سے تعلق رکھتے تھے لیکن اس قربانی میں اخلاص کا وہ درجہ شامل تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا اور بعد میں ہم نے دیکھا کہ یہی احباب لاکھوں روپے چندہ دینے والے بن گئے۔ یہ ان کی قربانیوں کی قبولیت کی وجہ سے اور امام جماعت اور امیر جماعت کی دعاؤں کی وجہ سے ہی ممکن ہوا۔ اللہ تعالیٰ صدق دل سے کی گئی قربانیوں کو کبھی ضائع نہیں کرتا اور ان کا پھل ان کی اولادوں کو بھی ملتا ہے۔

ابن العطاء

میرا کالم

ادارہ الفضل اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ تمام بیماروں کو شفاء دے۔ بے روزگاروں کو روزگار عطا کرے۔ جن دوستوں یا رشتہ داروں کے تعلقات میں سرد مہری آگئی ہے انہیں گرم جوشی اور حسین اور نفع رساں بننے کی توفیق دے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ آپ اپنے لئے اپنی زوجہ مبارکہ کے لئے اپنی اولاد اور اولاد در اولاد کیلئے اپنے رشتہ داروں کے لئے' اپنے دوستوں کیلئے' اور تمام ایسے لوگوں کے لئے جنہیں آپ جانتے بھی نہیں بلکہ اپنے دشمنوں کے لئے بھی روزانہ دعا کرتے ہیں۔ ہمیں اپنی دعاؤں کو وسعت عطا کرنی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ سے مانگنے میں نہ اپنے لئے بخل سے کام لیا جائے نہ دوسروں کے لئے۔ ان تمام دعاؤں کے ساتھ ساتھ آج کل دعوت الی اللہ کے سلسلے میں خاص طور پر دعاؤں کی ضرورت ہے۔ دنیا بھر میں دعوت الی اللہ کے نہایت حسین نتائج سامنے آرہے ہیں۔ جیسا کہ حضرت امام جماعت الرابع (ہماری دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا ہے۔ اب ہوائیں جھکڑ کی صورت اختیار کر گئی ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس جھکڑ سے پوری طرح فائدہ اٹھائیں۔ دنیا کو خدا تعالیٰ کے آستانے تک لانے کے لئے خود بھی ہر ممکن کوشش کریں اور دوسرے دوست جو ان کوششوں میں منہمک ہیں ان کی کامیابی کے لئے بھی دعا کریں۔ ہماری دعائیں اجتماعی ہونے کی صورت میں زیادہ کارگر ہوتی ہیں۔ ہمیں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اگر کسی دوست کے لئے یا کسی شخص کے لئے جو موجود نہ ہو غائبانہ طور پر دعا کی جائے تو اللہ تعالیٰ اس دعا کو جلد اور بہتر طریق پر قبول کر لیتا ہے۔ اور چونکہ دعا کرنے والے نے کسی غائب شخص کے لئے دعا کی ہے اس کی اپنی دعا بھی زیادہ بہتر طریق پر خدا تعالیٰ کے ہاں مقبول ہو جاتی ہے۔ اس زمانہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا ہے کہ ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ چونکہ دعا خدا تعالیٰ سے کی جاتی ہے اور خدا تعالیٰ قادر و توانا ہے اور مجیب ہے وہ ہماری دعائیں سننے والا ہے اور ہماری التجاؤں کو قبول کرنے والا ہے اس لئے ہمیں اس دعا کے ہتھیار کو ہر موقعہ پر اور ہر قدم پر استعمال کرنا چاہئے۔ عام طور پر ہوتا یہ ہے کہ ہم کوئی کام کرنے کے لئے تدبیر کرتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہماری تدبیر کو کامیاب کر دے یہ بھی معمول ہی کی بات ہے لیکن حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ تدبیر بھی خدا تعالیٰ ہی سے مانگنی چاہئے یعنی بجائے اس کے کہ ہم کسی کام کا ارادہ کرکے اس کی تکمیل تک پہنچانے کے لئے تدابیر سوچنا شروع کر دیں اور پھر اپنی تدبیروں کو خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کریں۔ کہ وہ ان کے مطابق کام کے نتائج سے ہمیں متمتع فرمائے۔ حضرت صاحب کا فرمانا یہ ہے کہ تدبیر سے بھی پہلے خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کیا جائے۔ یعنی جونہی کوئی کام سامنے آئے اور اسے کرنے کا ارادہ ہو۔ تو اس کام کے لئے جس قسم کی تدبیر کی ضرورت ہو وہ خدا تعالیٰ ہی سے مانگی جائے۔ یعنی خدا تعالیٰ ہمیں سمجھائے کہ ہم نے اس کام کو کس طرح کرنا ہے اور پھر اسی تدبیر کے مطابق کام کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ہماری تدبیر کو خیر و برکت سے نوازے اور اسے کامیابی کے ساتھ پایہ تکمیل تک پہنچائے۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو ان دونوں باتوں میں خاصا فرق ہے۔ فرق یہ ہے کہ ایک شخص کسی کام کا ارادہ کرتا ہے اور اس کام کے شروع کرنے اور اسے پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے تدابیر سوچتا ہے اور پھر دعا کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کی تدابیر میں برکت دے۔ دوسرا شخص کسی کام کے متعلق سوچتا ہے تو دعا شروع کر دیتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کی راہنمائی فرمائے اور اس کام کے آغاز کرنے اور انجام تک پہنچانے کے لئے جس تدبیر کی ضرورت ہے وہ اللہ تعالیٰ عطا فرمائے۔ جب تدبیر خدا تعالیٰ کی طرف سے ملے گی تو یقیناً اس کی کامیابی یقین کی حد تک پہنچتی ہوئی ہوگی۔ جب ہم اپنی تدبیر کے لئے دعا کریں گے تو اس بات کا امکان ہے کہ ساری تدبیر یا تدبیر کے بعض حصے مقبول نہ ہوں۔ پس ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم تدبیر بھی خدا تعالیٰ ہی سے مانگیں۔ اور پھر اس کے مطابق جدوجہد کریں اور یہ جدوجہد کرتے ہوئے بھی خدا تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ہمیں صحیح سمجھ عطا فرمائے اور اس تدبیر کے مطابق جو اس نے خود سمجھائی ہے کام کرنے کی توفیق دے۔

> اپنے گھروں کی حالت درست کریں۔ ان کے حقوق ادا کریں۔ پھر اپنے گرد و پیش پر نظر ڈالیں اپنے غریب بھائیوں اور ہمسائیوں کے حقوق ادا کریں۔
>
> (حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

ایک مسلم ریاست

ایم- وائی- صدیقی (کراچی) ڈان کے جمعرات ۲۰- اکتوبر ۱۹۹۴ء کے شمارے میں ایک مسلم ریاست کے عنوان سے لکھتے ہیں:-

میرا یہ خط مسٹر ایس- ارتضیٰ حسین کے اس خط کے حوالہ سے ہے جو انہوں نے "ایک مسلم سٹیٹ" کے عنوان سے لکھا تھا۔ یہ بات بالکل صحیح ہے کہ قائداعظم وہی کہتے تھے جو ان کے دل و دماغ میں ہوتا تھا اور جو ان کے دل اور دماغ میں ہوتا تھا وہی ان کی زبان پر ہوتا تھا۔ ان کے سیاسی مخالفین نے بھی ان کی اس خوبی کا اقرار کیا تھا۔

اور اسی وجہ سے ان کا وہ تاریخی بیان اس نکتہ نظر کے ثبوت کے طور پر پیش کیا گیا تھا کہ وہ ایک جمہوری اور لبرل جدید ریاست کے قائم کرنے کے میں حق میں تھے۔ جو کہ مذہبی یا دینی حکومت کے بالکل الٹ ہے۔ اور بات سیکولرازم کی تائید میں ہے اور زیر بحث مسئلہ کے سلسلے میں فیصلہ کن ہے۔

قائداعظم اسی خیال کے موئید تھے۔ ورنہ انہیں زور دار الفاظ کے استعمال کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ وہ شائد اس بات کی ضرورت محسوس نہ کرتے کہ ایسی باتوں سے ملا کو ڈرایا جائے۔ لیکن ان کو ان ملاؤں کی مخالفت کا تلخ تجربہ ہو چکا تھا اور ان ملاؤں نے قائداعظم کے کافر ہونے کا فتویٰ بھی دیا تھا۔ اس لئے قائداعظم نے اپنی پیش بین نظروں سے یہ بھانپ لیا تھا کہ یہ لوگ کس قسم کی گندگی اور ابتری پھیلانے کے اہل تھے۔

جہاں تک ہندوستان کے سیکولرازم سے اختلاف رکھنے کا تعلق ہے تو اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ یہ بات ان کی پالیسی کی بنیادی قوت تھی۔ اور اسی پالیسی کے تحت انہوں نے کئی فیصلے بھی کئے۔ اور یہ بات اس شخص کے لئے بالکل فطری تھی جو دنیا کے نقشے پر ایک نئی ریاست کا اضافہ کرنے کا ذمہ دار تھا۔ اسلامی تصورات یا اسلام میں پائے جانے والے بنیادی اصول کسی رنگ میں بھی کسی جدید ریاست جو سوشل جسٹس اور شہریوں میں مساوات پر اپنی بنیاد رکھتی ہو' سے متصادم نہیں ہو سکتے۔

اپنی اس گذارش کی تائید میں قائداعظم کے دو ساتھیوں کے خیالات پیش کرتا ہوں اور وہ ہیں مرحوم نوبزادہ لیاقت علی خان اور مرحوم نواب اسماعیل خان۔ جو کہ یقیناً قائداعظم کے ذہن کو خوب اچھی طرح جانتے تھے اور اس روح سے بھی خوب واقف تھے جو پاکستان تحریک کے پیچھے کار فرما تھی۔ اور وہ اس کو ہم سب سے زیادہ جانتے تھے۔

مرحوم نواب اسماعیل خان ۱۹۵۱ء میں کراچی میں تشریف لائے۔ اور یہ بات سب کے علم میں ہے کہ مرحوم نواب صاحب اپنی ثابت قدمی کے لئے مشہور تھے۔ انہوں نے نواب لیاقت علی خان سے کہا کہ وہ پاکستان کو اسلامک ریاست کہہ کر نہ دنیا کو دھوکا دینے کی کوشش کریں نہ اپنے آپ کو۔ انہوں نے کہا کہ یہ یقیناً ایک مسلم سٹیٹ ہے۔ کیونکہ اس کے باشندوں کی اکثریت مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ اور بس یہیں پر بات ختم ہو جانی چاہئے۔

باقی صفحہ ۶ پر

A Muslim state

THIS is with reference to Mr S. Irtiza Husain's letter under above caption "A Muslim state" (*Dawn*, Oct 4). It is true that the Quaid-i-Azam said what he meant and he meant what he said: Even his political adversaries gave this credit to him.

It is precisely for this reason that his historical statement cited in support of the view that he was in favour of establishing a modern liberal and democratic state as opposed to theocracy and in line with the underlying concept of secularism clinches the issue.

This is what he wanted; otherwise there was no need for him to use the forceful language which he actually did. He might not have cared of frightening the 'mullas', but he had gone through the ill-experience of facing their opposition who had labelled him a 'Kafir' and had the foresight to apprehend the kind of mess they are capable of creating.

Insofar as striking a different note vis-a-vis the proclaimed secularism of India, there is no denying that this was the anchor of his policy and several decisions taken by him were prompted by this urge, which was natural for one destined to carve out a new state on the map of the world. Islamic ideals or basic principles enshrined in the Muslim religion are not in any manner antagonistic to the requirements of a state based on the doctrine of social justice and equality of the citizens.

In support of my submission I will cite the views of two of his contemporaries, late Nawabzada Liaquat Ali Khan and late Nawab Ismail Khan, who would have known the mind of the Quaid and the spirit behind the Pakistan movement better than we do.

During his private visit to Karachi in 1951, the latter, who was also known for his steadfastness, had told the former not to deceive the world and deceive one own's self by calling Pakistan an Islamic state. It is a Muslim state, for sure, because majority of the population is Muslim and that is the end of the matter.

This was related by late Nawab Ismail Khan, who had preferred to stay behind in India, to a senior Muslim League worker in my presence. Late Nawabzada had shared the views.

M.Y. SIDDIKI
Karachi

DAWN THURSDAY, OCTOBER 20, 1994

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کی تفاصیل

قابل اعتماد مصدقہ ذرائع سے مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کی تفاصیل معلوم ہوئی ہیں جو عالمی پریس کو جاری کی گئی ہیں۔ اس کے مطابق اس وقت بھارت کی چھ لاکھ فوج' اور پیرا ملٹری فورسز مقبوضہ کشمیر میں متعین ہیں۔

بھارتی فوج کی ایک تہائی انفنٹری افواج وادی میں موجود ہیں۔ انڈین آرمی کے پاس ۲۷۔ انفنٹری ڈویژن ہیں ان میں سے آٹھ مقبوضہ وادی میں متعین ہیں۔ جبکہ ایک اور ڈویژن فوری نوٹس پر ہمسایہ صوبے ہماچل پردیش کے مقام یول سے منگوایا جاسکتا ہے۔ عام طور پر ایک انفنٹری ڈویژن میں تین بریگیڈ ہوتے ہیں جبکہ اس وقت مقبوضہ کشمیر میں متعین ہر ڈویژن میں چار چار بریگیڈ ہیں۔ اور ہر بریگیڈ میں تین سے زیادہ انفنٹری بٹالین ہیں۔

اس کے علاوہ نو علیحدہ بریگیڈ اندرونی سیکیورٹی کے مقاصد کے لئے مقرر ہیں ان میں سے تین آرمرڈ بریگیڈ ہیں۔

تین لاکھ ۳۴ ہزار ریگولر فوجی ہیں۔ ان کے علاوہ ۲۳ ہزار فوجی جوان مقبوضہ کشمیر کے مختلف مقامات میں امدادی کردار ادا کرنے کے لئے موجود ہیں۔

بھارتی فوج ایک نئی پیراملٹری فورس' راشٹریہ رائفلز کو تیزی سے منظم کر رہی ہے جس کو مقبوضہ کشمیر میں متعین کیا جائے گا۔ اس فورس کے جوانوں کو مختلف ریگولر انفنٹری یونٹس سے لیا جا رہا ہے۔ یہ درحقیقت انڈین انفنٹری کی ۲۲ویں رجمنٹ ہوگی اور بھارتی آرمی چیف اس کے کرنل کمانڈانٹ ہوں گے۔ راشٹریہ رائفلز کے جوانوں کی تعداد ۴۲ ہزار ہوگی۔ اور اگلے سال کے نصف تک یہ اپنا کام پوری طرح شروع کر دے گی۔ راشٹریہ رائفلز کے ۱۶ یونٹ پہلے ہی تربیت حاصل کر چکے ہیں اور ان کو وادی میں بھجوایا جاچکا ہے۔ دو اور یونٹ اس وقت بھجوائے جانے کے مراحل میں ہیں نو اور یونٹ اپنی ٹریننگ مکمل کرنے والے ہیں اور وہ آئندہ تین ہفتوں میں اپنی ڈیوٹی سنبھال لیں گے۔

انڈین ٹیریٹوریل آرمی کے یونٹ بھی وادی میں بھجوائے جارہے ہیں۔

باقاعدہ فوجیوں کے علاوہ انڈین پیراملٹری فورسز کے ۱۴۰ یونٹ جن کے جوانوں کی تعداد ایک لاکھ ۶۶ ہزار ۲۰۰ ہے۔ پہلے ہی وادی میں متعین ہیں۔ ان میں بارڈر سیکیورٹی فورس' سنٹرل ریزرو پولیس فورس اور دیگر پیراملٹری فورسز کی ۱۲ بٹالین شامل ہیں۔ مقبوضہ وادی میں فوجیوں کی شرح فی کلومیٹر یوں ہے۔ وادی میں ۱۶ فوجی فی مربع کلومیٹر' جموں میں ۱۰ فی مربع کلومیٹر اور لداخ میں ۷٫۰ فوجی فی مربع کلومیٹر۔ لداخ کو نکال دیا جائے تو جموں و کشمیر میں فی مربع کلومیٹر بھارتی فوجیوں کی تعداد' ۱۲ ہے۔

بھارتی فوجیوں کی مقامی آبادی کی نسبت سے جو شرح ہے وہ یوں ہے وادی میں ۴ مسلمان بالغ مردوں پر ایک فوجی مقرر ہے۔ جموں میں ہر ایک مسلمان بالغ مرد پر ایک فوجی متعین ہے۔ اور لداخ میں ایک مسلمان بالغ مرد پر دو بھارتی فوجی مقرر ہیں۔

لداخ کو نکال کر جموں و کشمیر میں مجموعی طور پر دو مسلمان بالغ مردوں پر جدید اسلحہ سے لیس ایک بھارتی فوجی نگران مقرر ہے۔

☆○☆

بوسنیا میں مسلم افواج کی پیش قدمی

بوسنیا میں مسلمان افواج اور ان کی حلیف کروٹس افواج کی پیش قدمی کی جو خبریں ملی تھیں اس کا تسلسل جاری ہے اور بوسنین مسلمان افواج نے کیوپریز کے قصبے پر قبضہ کرلیا ہے۔ بوسنیا کے صدر علی جاہ عزت بیگووچ نے بوسنیا کی ساتویں کور کو جس نے یہ فتح حاصل کی ہے' مبارک باد کا پیغام بھجوایا ہے۔

سراجیوو ریڈیو نے بتایا ہے کہ یہ فتح بوسنین مسلمان اور کروٹس افواج نے مشترکہ طور پر حاصل کی ہے۔

بلغراد میں تن جگ نیوز ایجنسی نے سرب افواج کے حوالے سے بتایا ہے کہ بوسنین کروٹ افواج کیوپریز میں داخل ہو گئی ہیں لیکن وہ قصبے کا کنٹرول نہیں سنبھال سکیں۔ قصبے میں گلیوں میں دست بہ دست جنگ ہو رہی ہے۔

جنگ کی دوسری خبروں میں بوسنین حکومت کے ذرائع نے بتایا ہے کہ علیحدگی پسند سربوں کی فوج جو کروشیا میں مصروف عمل ہے اس نے مسلمان علاقے بہاج پر میزائلوں سے ایک نیا حملہ کیا ہے۔ تاہم اقوام متحدہ کی جو افواج اس علاقے میں موجود ہیں انہوں نے ان خبروں کی تصدیق نہیں کی۔

بوسنیا کے صدر نے اپنی افواج کو مبارک باد کا پیغام بھجواتے ہوئے کہا ہے کہ آپ کی اس کامیابی سے ہمارے ملک کے مزید علاقوں کی آزادی کی امید پیدا ہو گئی ہے۔ ماضی میں مسلمان اور کروٹس ایک دوسرے سے لڑتے رہے ہیں۔ لیکن اقوام متحدہ کی ثالثی کے نتیجے میں ان میں جنگ بندی ہو گئی اور بعد ازاں دونوں نے مل کر ایک متحدہ فیڈریشن بنالی۔ تاہم ابھی تک دونوں حلیفوں کی افواج باہم مدغم نہیں ہوئیں اور ابھی تک انہوں نے کسی بڑے آپریشن میں اکٹھے حصہ بھی نہیں لیا۔

کیوپریز کے قصبے میں داخل ہونے والے کروٹس فوجیوں نے بتایا کہ قصبہ بری طرح تباہ ہو چکا ہے۔ جب یہ فوجیں قصبے میں داخل ہو رہی تھیں تو انہوں نے داخلے کی سڑک پر سرب فوجیوں کی لاشیں پڑی دیکھیں۔ فاتح افواج نے بڑی مقدار میں گولہ بارود اور فوجی سازوسامان پر قبضہ کرلیا ہے۔

پانچ ملکی رابطہ گروپ نے جو امن منصوبہ طے کیا تھا جس کو سربوں نے مسترد کر دیا تھا اس کے مطابق کیوپریز کا قصبہ کروٹس مسلم فیڈریشن کے حصے میں آنا تھا۔ ۱۹۸۱ء کی مردم شماری کے مطابق قصبے کی آبادی ۱۰ ہزار تھی جن میں سے ۵۱ فیصد سرب تھے ۳۹ فیصد کروٹ تھے اور سات فیصد سے زائد مسلمان تھے۔

☆○☆

بوسنیا پر سے ہتھیاروں کی پابندی ختم کرنے کا امریکی مطالبہ

امریکہ نے ۳ نومبر کو اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا ہے کہ بوسنیا میں جنگ ختم کرنے کے لئے وہ جرات مندانہ قدم اٹھائے اور بوسنیا کی حکومت پر سے اسلحہ کے حصول کی پابندی ختم کر دے۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں امریکی نمائندہ مسز میڈیلین البرائٹ نے کہا کہ چھ ماہ میں یہ پابندی اٹھایا خطرات کا موجب ہے لیکن اس بارے میں کچھ بھی نہ کرنا زیادہ خطرات کو دعوت دینے والی بات ہے۔

انہوں نے کہا کہ صورت حال کو جوں کا توں رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ بوسنین سربوں کو اس معاملے میں من مانی کرنے کی اجازت دے دی جائے۔ یہ ایک ایسا تنازعہ ہے جو سربوں نے خود ہی شروع کیا ہے اور عالمی انسانی ہمدردی کے قوانین کی مخالفت کرتے ہوئے بڑی بے رحمی سے اس سلسلے کو جاری رکھا ہے۔

امریکی نمائندہ نے کہا کہ اس بارے میں کوئی قدم نہ اٹھانے کا مطلب بوسنیا کے علاقے میں اقوام متحدہ کی افواج کو مزید مشکلات میں مبتلا رکھنا ہے۔

بوسنیا پر سے ہتھیاروں کے حصول کی پابندی اٹھانے کے خلاف ایک دلیل یہ دی جاتی ہے کہ اس سے سربوں کی افواج اقوام متحدہ کی امن افواج کے خلاف سخت رد عمل دکھائیں گی۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے امریکی سفیر نے کہا کہ ہمیں ان خطرات کا احساس ہے لیکن ہمیں یہ نہیں چاہئے کہ ہم سربوں کو یہ اجازت دے دیں کہ وہ اس عالمی ادارے کو یرغمال بنائے رکھیں۔ اور نہ ہی ہم سربوں کو یہ اجازت دے سکتے ہیں کہ وہ ہمیں بوسنین گورنمنٹ کے حقوق کی قیمت پر بلیک میل کرتے رہیں۔

جنرل اسمبلی آج کل ایک قرارداد پر بحث کر رہی ہے جس میں اسلحہ کی پابندی ہٹانے کے لئے امریکی موقف کی حمایت میں سیکیورٹی کونسل کو سفارش کی جائے گی۔ اس میں کہا گیا ہے کہ اگر سرب پانچ ملکی رابطہ گروپ کا امن سمجھوتہ چھ ماہ میں تسلیم نہ کریں تو بوسنیا پر سے ہتھیاروں کے حصول کی پابندی ختم کر دی جائے۔

مسز البرائٹ نے کہا کہ اقوام متحدہ کو بوسنیا کے معاملے میں غیر جانبدار ہونا چاہئے لیکن اس وقت صورت حال ایسی نہیں ہے۔ ایک فریق کے پاس اسلحہ ہے جبکہ دوسرے فریق (مسلمانوں) کے پاس اسلحہ نہیں ہے اور ان کو اسلحہ حاصل کرنے کی اجازت بھی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ سربوں کے خلاف اقتصادی پابندیاں پوری مضبوط نہیں۔ محفوظ علاقوں کی پابندی نہیں ہو رہی' سفارتی دباؤ میں اتحاد نہیں ہے۔ ان سب باتوں سے سربوں کو نئی سوچ پر نہیں لایا جاسکتا۔

بقیہ صفحہ ۵

مرحوم نواب اسماعیل خان جنہوں نے پاکستان بننے کے بعد ہندوستان میں ہی رہنے کا فیصلہ کیا تھا نے یہ بات میری موجودگی میں ایک سینئر مسلم لیگ کے کارکن کو بتائی تھی۔ اور مرحوم نواب زادہ لیاقت علی خان نے بھی ان کے خیالات پر صاد کیا تھا۔

تم صاف اور پاک ہو جاؤ

تم ریاکاری کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے۔ کیا تم اس کو دھوکا دے سکتے ہو؟ پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ۔ اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دور کر دے گی۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترم شمس الدین صاحب جونیجو آف کنری کے بیٹے زین العابدین مکان کی تیسری منزل (۵۵) پچپن فٹ سے گر گئے ہیں اور دماغ اور ٹانگ میں چوٹیں آئی ہیں۔ حالت تشویشناک ہے اور آغا خان ہسپتال کراچی میں ایڈمٹ کیا گیا ہے اور محترم شمس الدین صاحب کی والدہ صاحبہ بھی کافی بیمار ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں شفا عطا فرمائے۔

○ مکرم حفیظ احمد صاحب خالد قائد خدام الاحمدیہ ضلع مظفر گڑھ کے والد صاحب ربوہ میں بوجہ پیرانہ سالی مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ ان کی صحت کاملہ اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرم امتیاز احمد نوید صاحب مربی سلسلہ احمدیہ اسٹیٹ ناصر آباد سندھ کو اللہ تعالیٰ نے پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ عزیز واقف نو ہے اور ڈاکٹر سلیم احمد صاحب خلیل ڈگری کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک و خادم دین بنائے۔

بقیہ صفحہ ۴

نہ کسی طرح ان تک یہ بات پہنچ جائے۔ کہ الفضل میں ان کا ذکر کیا گیا ہے اور ان کی جیت کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور یہ جیت سب کے لئے اس وقت بھی باعث فخر تھی اور اب بھی باعث فخر ہے۔ فٹ بال کا ذکر ہو رہا ہے تو میں اس سلسلے میں ایک اور تصویر کا بھی محض دلچسپی کے لئے ذکر کر دینا مناسب سمجھتا ہوں۔ برادر مکرم مولوی خلیل احمد صاحب مبشر بو میں ہمارے مربی تھے۔ کینما کے سیکنڈری سکول کے پرنسپل رخصت پر گئے تو مبشر صاحب کو اس سکول کا پرنسپل لگا دیا گیا۔ انہوں نے فٹ بال کے ایک میچ کے سلسلے میں مجھے (کہ میں اس وقت سیرالیون کا امیر اور مغربی افریقہ کا رئیس مربی تھا) کینما بلایا اور مجھ سے کہا کہ اس میچ کو شروع کرنے کے لئے آپ کک لگائیں۔ میں نے ان سے بہتیرا کہا کہ بچپن میں تو ہو سکتا ہے کہ کبھی فٹ بال کھیلا ہوں۔ لیکن اس کے بعد تو میں نے کبھی فٹ بال کو نہ ہاتھ لگایا نہ پاؤں لگا۔ کہنے لگے نہیں یہ کھیل کی بات نہیں ہے ہمیں اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمارے امیر صاحب ہمارے میچ کا افتتاح کریں۔ چنانچہ اسی تصویر میں ساری گراونڈ میں صرف میں کھڑا ہوں اور میں کک لگا رہا ہوں۔ یہ بات محض دلچسپی کے لئے بیان کر دی گئی ہے اور کچھ اس لئے گئی ہے کہ فٹ بال کا ذکر تھا اور یہ بھی فٹ بال ہی کے میچ کا ایک واقعہ ہے۔

آسامیاں خالی ہیں

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں درج ذیل آسامیاں خالی ہیں۔

۱۔ پیتھالوجسٹ۔ پوسٹ گریجویٹ ڈگری / ڈپلومہ یا MCPS' FCPS پاکستان
4880-325-8130

۱۔ میڈیکل رجسٹرار۔ میڈیکل گریجوایٹ House اپوائنٹمنٹ متعلقہ شعبہ۔ منظور شدہ ہسپتال
3804-258-6900 500NPA

۱۔ سرجیکل رجسٹرار۔ میڈیکل گریجوایٹ House اپوائنٹمنٹ متعلقہ شعبہ۔ منظور شدہ ہسپتال
3804-258-6900 500NPA

۱۔ آئی رجسٹرار۔ میڈیکل گریجوایٹ House اپوائنٹمنٹ متعلقہ شعبہ۔ منظور شدہ ہسپتال
3804-258-6900 500NPA

۱۔ گائنی رجسٹرار۔ میڈیکل گریجوایٹ House اپوائنٹمنٹ متعلقہ شعبہ۔ منظور شدہ ہسپتال
3804-258-6900 500NPA

۲۔ ڈینٹل سرجن۔ BDS یا فارن ٹریننگ
3804-258-6900 500NPA

۲۔ سٹاف نرس۔ تین سال تجربہ بطور سٹاف نرس۔ منظور شدہ ہسپتال
2230-78-3790

۱۔ لیبارٹری ٹیکنیشن۔ ڈپلومہ یا سروس ٹریننگ سرٹیفکیٹ۔ منظور شدہ ہسپتال
2080-66-3400

۱۔ اپریشن تھیٹر اسسٹنٹ۔ ڈپلومہ یا سروس ٹریننگ۔ منظور شدہ ہسپتال OTA
2020-60-3220

۱۔ ڈسپنسر۔ منظور شدہ ڈسپنسر کورس و تجربہ
2020-60-3220

خواہش مند خواتین و حضرات مرکز سلسلہ میں رہ کر انسانیت کی خدمت کر سکتے ہیں۔ گورنمنٹ سروس سے ریٹائرڈ بھی درخواستیں دے سکتے ہیں۔

ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ

سیکرٹری صاحبان تحریک جدید توجہ فرمائیں

○ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جملہ جماعت ہائے پاکستان میں تحریک جدید کے چندوں کی وصولی سو فیصد عمل میں لانے کے لئے ہر ممکن کوشش ہو رہی ہے سیکرٹری صاحبان تحریک جدید سے گذارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کی پوزیشن کی اطلاع حسب ذیل اعداد و شمار کے ساتھ ۲۰ نومبر تک دفتر ہذا میں پہنچا دیں تاکہ وصولی کی دعائیہ فہرست میں ان کی جماعت کا نام شامل کیا جا سکے۔

ٹارگٹ وعدہ جات سال ... اصل وعدہ جات......وصولی۔

اللہ تعالیٰ حضرت امام جماعت کی دعاؤں سے سب کو مستفید ہونے کی توفیق بخشے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

احمدی خواتین اور وقف عارضی

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث فرماتے ہیں۔

"یہ واقفین وفد کی شکل میں دو افراد پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اس میں احمدی بہنیں بھی حصہ لیتی ہیں۔ ان کو باہر صرف اس صورت میں بھجوایا جاتا ہے جبکہ وہ خاوندوں کے ساتھ جائیں یا والد کے ساتھ یا اپنے بھائی کے ساتھ باہر جا سکیں۔ ورنہ ان سے اپنے ہی شہر یا قصبہ میں عورتوں کی تربیت وغیرہ کے کام لئے جاتے ہیں۔ تاکہ بہنیں بہنوں سے خدا کی رضا کی خاطر حسن معاملہ اور پیار کے تعلقات قائم کریں۔"

(روزنامہ الفضل ۱۲۔ فروری ۱۹۷۷ء)

وقف عارضی کا سال ختم ہونے میں صرف دو ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ تمام عہدیداران اور مربیان کرام سے گذارش ہے کہ اس طرف خصوصی توجہ دے کر اپنے ٹارگٹ کو پورا کریں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد وقف عارضی)

دفتر صدر عمومی کے تحت

ایمرجنسی سینٹر کا قیام

○ دفتر صدر عمومی کے تحت ایک ایمرجنسی سینٹر قائم کیا گیا ہے۔ کسی بھی ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لئے اس سینٹر سے رابطہ کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً کسی حادثہ کی صورت میں' آگ لگنے کی صورت میں یا اور کسی نوعیت کی ہنگامی مدد کے لئے یہ سینٹر فوری طور پر مستعد معاونین کی وساطت سے مدد بہم پہنچا سکتا ہے۔ اس غرض کے لئے ایک امدادی ٹیم ہر وقت اس سینٹر میں موجود رہے گی۔ نیز رات کے اوقات میں ایمبولینس بھی میسر ہوگی۔ صبح کے اوقات میں اگر ایمبولینس مصروف نہ ہوئی تو مہیا کی جائے گی۔

اس سینٹر کے مندرجہ ذیل دو ٹیلی فون نمبر ہیں۔ 115 - 211516

115 نمبر پر ڈائل کرنے پر محکمہ ٹیلی فون کسی قسم کا بل وصول نہیں کرے گا بلکہ یہ فون فری ہوگا۔ یہ نمبر پہلے فضل عمر ہسپتال کے زیر استعمال تھا جسے اب دفتر صدر عمومی میں منتقل کر دیا گیا ہے اور اس کی جگہ ہسپتال کو جو نمبر دیا گیا ہے وہ ۱۱۱ ہے۔ (115 کا نمبر صرف DIGITAL نمبروں سے ڈائل ہوگا)

(صدر عمومی)

اعلان تعطیل

○ مورخہ ۹۔ نومبر کو دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی۔ لہذا اس روز پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام و ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔ (مینیجر)

ہومیوپیتھک کتب و ادویات
دنیا بھر میں کہیں بھی درکار ہوں تو ہم ڈاک خرچ کے ساتھ آپ کو بھجوا سکتے ہیں۔ مثلاً
• جرمن و پاکستانی پوٹنسیاں • جرمن و پاکستانی بائیوکیمک • جرمن و پاکستانی مدر ٹنکچرز
• جرمن پیٹنٹ ادویات • ہر قسم کی ٹکیاں و گولیاں • خالی کیپسولز • شوگر آف ملک
• خالی شیشیاں و ڈراپرز
• اردو ہومیو کتب میں خصوصاً ڈاکٹر عابد حسین صاحب کی ابتدائی چار کتب کا سیٹ ۱۵% خصوصی رعایت کے ساتھ۔ یہ سیٹ مبتدیوں کیلئے عام فہم اور آسان ہے اور پرانے ہومیوپیتھس کیلئے جامع اور فکر انگیز ہے۔
• ڈاکٹر محمد مسعود قریشی صاحب کی بائیوکیمسٹری اور تحقیق الادویہ ڈاکٹر کینٹ کی ہومیوپیتھک فلسفہ، اسی طرح ڈاکٹر کلارک کی THE PRESCRIBER اور ڈاکٹر بورک کی METERIA MEDICA WITH REPERTORY انگلش میں وغیرہ
فون: 04524-771 / 04524-211283
فیکس: 92-04524-212299
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر لعل ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ

خوشخبری
قند شفاء جوشاندے کا انسٹنٹ پوڈر اب منی پیک میں قیمت ۱۲ روپے
• ربوہ کے قریباً ہر دکاندار سے طلب کریں
اکسیر معدہ ہاضمے کا بہترین چورن اب منی پیک میں قیمت ۱/-
• بیرون جات کے طبی سٹاکسٹ توجہ فرمائیں۔
خورشید یونانی دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ

خبریں

ربوہ : 7 نومبر-1994ء
موسم معتدل ہے۔ ہلکی سی سردی ہے
درجہ حرارت کم از کم 16 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 28 درجے سنٹی گریڈ

○ صوبہ سرحد میں تحریک نفاذ شریعت کے خلاف کارروائی کرکے سرکاری دستوں نے سیدو شریف ائرپورٹ سے تحریک کے کارکنوں کا قبضہ چھڑا لیا۔ جھڑپوں میں سرکاری اہلکاروں سمیت ۳۰۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ لڑائی دیر اور بونیر تک پھیل گئی۔ ۳۲۔ افراد زخمی ہوئے۔ ہلاک ہونے والوں میں فرنٹیئر کانسٹبلری کے ۶ اور ائرپورٹ سیکورٹی فورس کا ایک جوان شامل ہے۔ لڑائی میں جدید ترین اسلحہ اور گن شپ ہیلی کاپٹر استعمال کئے جا رہے ہیں۔ کانجو میں لڑائی جاری ہے۔ ملک بھر سے رابطہ منقطع ہو گیا۔ اتوار کی صبح فرنٹیئر کور نے بڑی کارروائی کرکے مینگورہ کے مختلف مقامات اور ٹورسٹ سنٹر پر متعدد یرغمالیوں کو رہا کرالیا۔ پہاڑی چوٹیوں پر مورچے لگانے والے فرار ہو گئے۔ داسو کے مقام پر شاہراہ قراقرم کاٹ دی گئی۔ مسلح افراد مٹہ میں دوبارہ منظم ہو رہے ہیں۔ شریعت نفاذ کے دستوں میں شامل پشتو نہ بولنے والے متعدد گوریلے پکڑ لئے گئے۔ بابا جی گنڈاؤ کے مقام پر ۱۵۔ ہزار گوریلے مورچہ بند ہو گئے۔ شریعت نفاذ کے حامیوں نے لاؤڈ سپیکروں پر "جہاد شروع ہو گیا" کے اعلان شروع کر دیئے۔ تیمر گرہ کے اردگرد پہاڑوں پر ۸۔ ہزار افراد نے مورچے سنبھال لئے۔ کنڈاؤ پر تحریک کے حامیوں کا قبضہ جاری ہے۔ تمام رات توپوں اور دوسرے اسلحہ کی گھن گرج جاری رہی ہے۔ تحریک کی طرف سے ہیوی مشین گنوں اور چھوٹے توپ خانہ کا استعمال کیا گیا۔

○ مالاکنڈ میں گڑبڑ کرنے والوں کو مسلح افغان مذہبی گروہوں کی پشت پناہی حاصل ہے۔ بعض حلقے میجر عامر کو بھی گڑبڑ کا ذمہ قرار دے رہے ہیں۔ علاقے کے لوگوں اور دیگر باخبر ذرائع سے اکٹھی کی گئی معلومات کے مطابق تحریک نفاذ شریعت کا مرکزی کردار صوفی محمد بنیادی طور پر جماعت اسلامی سے تعلق رکھتا ہے اور جماعت کی پشت پناہی سے اس کے افغان کمانڈروں سے تعلقات پیدا ہوئے۔ یہ علاقہ ڈرگ مافیا اور ٹمبر کی سمگلنگ کا مرکز ہے۔ جب حکومت پاکستان نے سمگلنگ روکنے کے لئے سختی کی تو صوفی محمد نے بعض افغان راہنماؤں کو ساتھ ملا کر علاقے کے نوجوانوں میں ۲۰-۲۰ ہزار روپیہ اور جی تھری رائفلیں تقسیم کرکے ساتھ میں بڑی تعداد میں افغان باشندوں کو شامل کیا جنہیں گوریلا ٹریننگ حاصل تھی جنہوں نے اینٹی ائرکرافٹ گنوں سے مسلح ہو کر جگہ جگہ پوزیشنیں سنبھال لیں ان افغانوں کو مبینہ طور پر افغان صدر ربانی کا گروپ سمجھا جا رہا ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ مالاکنڈ میں مزید خون خرابے کی ذمہ دار حکومت ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ یہ صورت حال حکومت کی نااہلی کا ثبوت اور عوام کے پاکیزہ جذبات سے منافقانہ کھیل کھیلنے کا ردعمل ہے۔ کشت خون کی بجائے مسئلہ ناخن تدبیر سے حل کیا جائے۔

○ وزیر اعظم نے ٹیکس ادا نہ کرنے والے اراکین قومی اسمبلی کے کوائف طلب کر لئے ہیں۔ گذشتہ ۵ سال کے دوران پیش کئے گئے گوشواروں کی تفصیلات بھی جمع کی جا رہی ہیں۔

○ مختلف دینی راہنماؤں نے مالاکنڈ اپریشن کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہے یہ ایک بہت بڑی غلطی ہے۔ تحریک شریعت کو اب کوئی نہیں دبا سکتا۔ قاضی حسین احمد نے کہا کہ یہ سانحہ حکومت کی نااہلی کے باعث ہوا ہے۔ سپاہ صحابہ کے ضیاء الرحمان نے کہا ہے کہ نہتے عوام پر گولیوں کی بوچھاڑ حکومت کو مہنگی پڑے گی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کہا کہ تحریک شریعت کو گولیوں کے زور پر دبانا شرمناک ہے۔

○ گورنر پنجاب نے پنجاب اسمبلی کا اجلاس ۱۳۔ نومبر کو طلب کر لیا ہے۔

○ وزیر اعظم بینظیر نے کہا ہے کہ حکومت اپوزیشن سے قانون کے دائرے میں تعاون کے لئے تیار ہے۔ قانون سے بالاتر کوئی قدم اٹھانے کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ سپیکر کی رولنگ پر عمل کی راہ میں قانونی مشکلات حائل ہیں جن کو دور کرنے کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ ایوان میں مسائل حل کرنے کے بارے میں اپوزیشن کا فیصلہ خوش آئند ہے۔ امید ہے کہ وہ ایک دن اپنا آئینی کردار ادا کرنے پر بھی راضی ہو جائیں گے۔

○ نواز شریف اپنے ساتھیوں سمیت کوٹ لکھپت جیل پہنچ گئے۔ کارکنوں کی حکام سے ہاتھا پائی ہوئی۔ بیریئر توڑ دیا گیا۔ پولیس نے جگہ جگہ راستے میں ناکے لگا رکھے تھے۔ لیکن مسٹر نواز شریف کی حکمت عملی سے پولیس انہیں روکنے میں ناکام ہو گئی۔ جیل کے دروازے پر کارکن حکام سے الجھ گئے۔ اپوزیشن لیڈر کے جیل داخل ہونے کے بعد باقی جلوس زبردستی اندر داخل ہو گیا۔ مسٹر نواز شریف نے قیدی کارکنوں سے ملاقاتیں کیں۔

○ نواز شریف ۱۰۔ نومبر کو اسلام آباد میں یورپی ممالک کے سفیروں سے ملاقات کریں گے۔

○ وزیر خارجہ پاکستان سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ ایٹمی بجلی گھر کا پاک فرانس سمجھوتہ ایٹمی عدم پھیلاؤ کے معاہدے سے متاثر نہیں ہوتا۔ فرانس نے معاہدے پر دستخط پاکستان سے سمجھوتے کے بعد کئے تھے۔ معاہدے کا اطلاق سابقہ سمجھوتے پر نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے کہا کہ فرانسیسی تاجروں نے پاکستانی معیشت میں گہری دلچسپی ظاہر کی ہے۔ بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری ہوگی۔

○ پنجاب اسمبلی کے سپیکر مسٹر محمد حنیف رامے نے کہا ہے کہ مجھے ایوان کے تقدس کا درس کھلنڈرے اور شرارتی بچے دے رہے ہیں۔ ایوان کو آگ لگنے اور ہمیشہ کے لئے رک جانے سے بچانا میرا فرض ہے۔ میں ایوان میں تماشے نہیں دیکھ سکتا۔ اپوزیشن نے میرے استعفیٰ کا مطالبہ کرکے ثابت کر دیا ہے کہ وہ میرے خلاف تحریک عدم اعتماد نہیں لا سکتی۔ حکومت سے ضمیر لیکر اپوزیشن کے پاس گروی نہیں رکھ سکتا۔ اپنے ضمیر کے بارے میں اپنے خدا کے سامنے جوابدہ ہوں۔

○ پنجاب اسمبلی میں مسلم لیگ (ن) کے رکن اسمبلی انعام اللہ نیازی کی ضمانت ہو گئی۔ ۴۔ دیگر ارکان اسمبلی کی ضمانت کی توثیق کر دی گئی۔

○ چارسدہ سے رکن سرحد اسمبلی جاوید اقبال نے وزیر اعلیٰ شیرپاؤ کی حمایت کا اعلان کر دیا ہے۔ ان کا تعلق اے این پی سے ہے۔

○ چین نے عالمی برادری کو خبردار کیا ہے کہ اگر اسے عالمی تجارتی ادارے گیٹ GATT کا رکن نہ بنایا گیا تو وہ تجارت و محصولات کے علاقائی اور عالمی ضابطوں اور سمجھوتوں کا پابند نہیں رہے گا۔ اور ممکن ہے کہ تجارتی قواعد کو پامال کرنے پر مجبور ہو جائے۔ چینی وزیر تجارت نے کہا کہ امریکہ عالمی تجارتی دھارے میں ہماری شمولیت کا راستہ نہ روکے۔

○ ترکی کی وزیر اعظم مادام تانسو چیلر نے خود مختار فلسطینی علاقے کا دورہ کیا وہ اس جگہ کا دورہ کرنے والی پہلی وزیر اعظم ہیں اس سے پہلے انہوں نے اسرائیل کے وزیر اعظم کے ساتھ بیت المقدس کا دورہ کیا تھا اور اسرائیل کے ساتھ تجارتی معاہدے پر دستخط کئے تھے۔ مادام چیلر نے کہا کہ دسمبر تک اسرائیل سے آزادانہ تجارت کا سمجھوتہ طے پا جائے گا۔

○ مسجد نبوی کے امام نے کہا ہے کہ کشمیر پر بھارتی مظالم کے باعث عالم اسلام پر جہاد فرض ہو چکا ہے۔

○ فرانس پاکستان کو ۴۰ میراج طیارے دے گا۔ اس معاہدے پر چند روز میں دستخط ہو جائیں گے۔ فرانس نے مسئلہ کشمیر پر پاکستانی موقف کی حمایت کا اعلان کیا۔ صدر متراں نے کہا کہ بھارت پاکستان سے فیصلہ کن مذاکرات کرے۔

○ لاہور میں چوبیس گھنٹوں میں ۷ ڈاکے پڑے کورین کمپنی کے مینیجر سمیت متعدد لوگوں کو لوٹ لیا گیا۔

○ نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا ہے کہ اسلامی ملکوں کے رابطہ گروپ کی طرف سے پیش کردہ کشمیر کے بارے میں قرارداد پاکستان کے موقف کے عین مطابق نہیں۔ یہ قرارداد عالمی برادری کے ساتھ ساتھ بھارت کی نیک نیتی کی بھی آزمائش ہے۔

• فرج • فریزر
• کوکنگ رینج
• گیزر
• واشنگ مشین
• ہیٹر کیلئے
احمد برادرز
شہناز پلازہ
چاندنی چوک
راولپنڈی
فون: {451030
424994}

ربوہ کے اندرون و مضافات میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے تشریف لائیں
دارالرحمت وسطی۔ دارالبرکات۔ دارالنصر شرقی و غربی فیکٹری ایریا میں خوبصورت مکانات و دوکانیں فوری قبضہ پر برائے فروخت موجود ہیں۔
نیز اقصیٰ چوک میں آٹو سٹور کا چالو کاروبار برائے فروخت دستیاب ہے
احمد پراپرٹی ایکسچینج
2/13 النصر مارکیٹ بالمقابل ایوان محمود ربوہ